رجسٹرڈ نمبر — ایل ۲۰۲۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حب وطن از ملک سلیماں خوشتر — خار وطن از سنبل و ریحاں خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی می کرد — می گفت گدا بودن کنعاں خوشتر

کاکوری اخبار

پانزدہ روزہ

جاری کردہ ادارہ ...

سالانہ چندہ ۲؎ — فی پرچہ ۱؎

جلد ۹ | کاکوری یکشنبہ یکم نومبر سنہ ۱۹۴۲ء مطابق ۲۱ شوال المکرم سنہ ۱۳۶۱ھ | نمبر ۱۳

ادبیات

غزل جناب منشی واحد علی بسمل مرحوم مغفور کاکوروی

وار کرکے دیکھ کیا حسرت دل بسمل میں ہے — دل میں رکھ لیں تیغ کو تو یہ ٹھانی دل میں ہے
غل میں ہلچل پڑی ہو یوں چلے نازسے — حشر برپا کیجیگا کہیئے تو کیا دل میں ہے
وعدہ لیلوں وصل کا یا جان دیدوں آج میں — جس طرح ہو فیصلہ کرلوں یہ ٹھانی دل میں ہے
کچھ نہیں شکوہ کہ میرے نام جرچتے ہیں وہ — شکر ہے اسکا کہ میری یاد انکے دل میں ہے
کون سازندہ شگفتہ طبع ساقی مرگیا — آج کیوں افسردگی چھائی ہوئی محفل میں ہے
وار اک ایسا لگا قاتل کہ ہو یہ بھی تمام — سانس جو تھوڑی بہت باقی تن بسمل میں ہے
نذر پیکاں کیجئے یا ہدیہ تیغ نگاہ — جان مضطر ایک ہو سو وہ بھی کس مشکل میں ہے
دل نہیں معلوم ان روز و شب کس کو چہ کی خاک — لیلیٰ محمل نشین کیا جانے کس منزل میں ہے

آج تو تم کو بھی چلنا چاہیے بسمل ضرور
جمگھٹا یاروں کا کیا ہی وعظ کی محفل میں ہے

جنگ

جنگ حاکموں کی تجارت ہے۔ جنگ سفاکی اور جانفشانی کا وہ نغمہ ہے جو مصنوعی شجاعت کے ساز میں پوشیدہ ہے۔ (ڈرائڈن)

جنگ سیاست دانوں کا کھیل۔ مذہبی پیشواؤں کی روحانی مسرت۔ قانون سازوں کی تفریح اور کرایہ کے قاتلوں کی (سپاہیوں) تجارت ہے۔ (شیلی)

جنگ حاجتمند دیوالیہ کا آخری حربہ ہے۔ (نکولس اُو)

جنگ فوجی شکوہ وہ سہاونی دھنک ہے جو خون کی بارش میں نہا کر نکلتی ہے۔ سانپ کی آنکھ جو لبھا کر جان لیتی ہے۔ (ابراہیم لنکن)

جنگ وہ پاگل پن کا کھیل ہے جسے دنیا بڑے شوق سے کھیلتی ہے۔ (سوئفٹ)

دولت و امارت جنگ کے خاص اسباب ہیں۔ (ٹیسی ٹس)

کوئی جنگ اٹل نہیں ہوتی۔ اگر جنگ چھڑی تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ انسانی عقل ابھی خام و ناقص ہے۔ (بونرلا)

جنگ میں ہار جیت کے امکانات برابر رہتے ہیں اور قاتل خود قتل ہو جاتا ہے۔ (ہومر)

جنگ کے بطن سے سوائے جنگ کے اور کیا پیدا ہوگا۔ (ملٹن)

آج دنیا میں ایسے نوجوان بکثرت ہیں جو جنگ کو جنت خیال کرتے ہیں۔ لیکن نوجوانو۔ جنگ سراسر دوزخ ہے۔ اس ہدایت کو آنیوالی نسلوں تک پہونچادو۔ (شیکسپیر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کاکوری اخبار

جلد ۹ | یکم نومبر ۴۲ء | نمبر ۱۳

اتحاد و مساوات کی ایک نادر مثال

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کے ساتھ سفر فرما رہے تھے کہ کچھ لوگوں کا سامان خورد و نوش ختم ہو گیا جب صحابہ کو بھوک کی تکلیف نے بہت ستایا تو اُنھوں نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا "یا رسول اللہ! اجازت دیجئے کہ ہم سواری کے اونٹوں کو ذبح کر کے کھائیں اور ان کی چربی کا تیل بنائیں"۔ حضور انورؐ نے ارشاد فرمایا کہ میری طرف سے اجازت ہے لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ ایسا کرنے سے سواریاں کم ہو جائینگی آپ حکم دیں کہ جس شخص کے پاس جتنا بھی خورد و نوش کا سامان موجود ہے وہ سب یہاں آپ کے دربار میں لے آئے اور آپ اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا فرمائیں۔ اُمید ہے کہ اسمیں خداوند تعالیٰ بہتری فرمائے گا۔

منادی کر دی گئی۔ چمڑہ کا ایک فرش بچھا دیا گیا۔ تمام لشکری اپنا اپنا سامان لا لا کر اُس فرش پر ڈھیر کرنے لگے۔ گیہوں والا گیہوں لے آیا۔ کھجور والے کھجور لائے۔ خالی گٹھلیاں والوں نے خالی گٹھلیاں لاکر ڈھیر کر دیں۔ جن لوگوں کے پاس روٹی کا ٹکڑا تھا اُنھوں نے وہی ٹکڑا لاکر حاضر کر دیا۔ مختصر یہ کہ جسکے پاس بہت تھوڑا تھا وہ بہت تھوڑا لے آئے اور جن کے پاس بہت زیادہ تھا وہ زیادہ لے آئے اور اس طرح اتفاق و اتحاد کی برکت سے خورد و نوش کا ایک انبار بارگاہ نبوی میں جمع ہو گیا اُس وقت حضور سرور کائنات نے بارگاہ خداوندی میں دعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے اور عرض کی "اے خدا اس سامان کو برکت عطا فرما" اسکے بعد حکم ہوا کہ سب لوگ اپنے اپنے برتن لائیں اور بھر بھر کے لے جائیں۔ تمام لشکری اپنے اپنے توشہ دان لائے اور بھر بھر کر لے گئے۔ اسکے بعد بھی کچھ سامان باقی رہ گیا جبکہ سب لوگوں نے سیر ہو کر کھایا اُسوقت پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حسب ذیل کلمات نکلے "میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ جو شخص بھی ان دونوں شہادتوں پر یقین رکھتے ہوئے واصل حق ہوگا وہ کبھی جنت سے روکا نہیں جائے گا"۔

یہ ہے اتحاد کی برکت۔ یہ ہے مساوات کی مثال اور یہ ہے پیغمبرانہ اشتراکیت کا نمونہ اور رسولی مساوات کا معجزہ۔ جب مسلمانوں کے امیر و غریب ایک حکم کی اطاعت کرتے تھے۔ جب اسلام کے بڑے و چھوٹے زیادہ اور کم کی حرص سے پاک تھے۔ جب رسول اللہ کے غلام اپنی اپنی رزق روٹیں لاتے تھے اور اُنہیں برابری کی ترازو میں غریبوں کے ساتھ بانٹ کر کھاتے تھے اسلام اقبالمند تھا لیکن جب انہیں بزرگوں کی اولادوں کو حرص و ہوا نے گھیر لیا۔ جب مساوات کی ترازو ٹوٹ گئی۔ جب امیر غریبوں پر ہاتھ صاف کرنے لگے اور غریب امیروں کے دشمن بن گئے تو وہی قوم جو آسمان کا ستارہ تھی ذلت سے تحت الثرا میں گر پڑی۔

اہل عبرت سبق لیں۔ جب تک رسول خدا کے نقش قدم پر چلنے کا اہتمام آپ نہ کرینگے کبھی ترقی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔

نقوش

ٹاؤن ایریا کا انتخاب:۔ چودھری محمد اسمٰعیل کے رحلت کر جانے سے ٹاؤن ایریا میں ایک جگہ ممبری کی خالی ہوئی جس کا انتخاب ۱۰ر نومبر ۴۲ء کو ہونے کا اعلان ہوا کئی اُمیدوار اس جگہ کے لئے کوشاں ہوئے اور انفرادی حیثیت سے دو امیدوار کھڑے ہوئے تھے رہ گئے مگر کسی کو نامزدگی کی درخواستیں بھی حاکم پرگنہ موہن لال گنج کے یہاں گذر چکی۔ خدا کا شکر ہے کہ تاریخ نامزدگی سے ایک دن قبل بعض مخلص اہل وطن کی استدعا پر شرفاء کاکوری نے ایک مقام پر جمع ہو کر تبادلۂ خیالات کے بعد متفقہ طور پر ایک شخص کو نامزدگی کے لیے طے کر لیا اور جو اندیشہ تھا اسکی نوبت نہیں آنے پائی یعنی ۲۹ر اکتوبر کو مولوی سلطان احمد علوی (جنکے متعلق متفقہ طور پر ضمنی انتخاب میں کھڑا ہونا طے ہوا تھا) کی درخواست نامزدگی داخل کرا دی گئی۔ دیگر لوگوں کے متعلق جو خبریں مقابلہ کرنے کی مشہور تھیں اُن سے گفتگو کرنے کے بعد بعض نوجوانوں نے اُن کو اس اقدام سے باز رکھا۔ جس کے لیے وہ قابل شکریہ ہیں۔

تین سال قبل ٹاؤن ایریا کے انتخابات کے وقت بڑی ناگوار صورتیں پیش آئی تھیں اور جیسا کہ جنرل ہندو مسلم سیٹ کی ایک ایک جگہ کے لئے سخت کشمکش ہونے کا احتمال کیا جاتا تھا اور ہمارے بار بار توجہ دلانے پر انتخابات سے ایک دن قبل مقابلہ کرنے والوں کو ہوش آگیا اور ہر مقابلہ سے اُمیدوار دستکش ہو گئے جس سے نہ صرف الیکشن کا ہنگامہ رفع ہو گیا اور لوگ زیر باری سے بچ گئے بلکہ قصبہ کی تاریخ میں یہ ایثار ہمیشہ یاد رہے گا۔ اس ضمنی انتخاب ہی میں نہیں بلکہ آئندہ دو ڈیڑھ سال کے بعد پورے الیکشن ٹاؤن ایریا کے وقت و نیز ڈسٹرکٹ بورڈ و اسمبلی و کونسل کے انتخابات کے موقع پر بھی ہمارے اہل وطن متحدہ و متفقہ طور پر کسی ایک امیدوار کی تائید کریں گے تاکہ آپس میں کوئی اختلاف نہ پیدا ہو جس کے ناگوار اثرات الیکشن کے بعد بھی قائم رہتے ہیں اور قلوب میں گرہیں پڑ جاتی ہیں۔

اب جبکہ پچھلے واقعات کو پس پشت ڈالکر اتفاق و اتحاد کی صورتیں پیدا ہو گئی ہیں ایسی کوئی بات ہرگز نہیں ہونا چاہئے کہ پھر شکوہ و شکایت کا موقع آئے اور شکر رنجیاں پیدا ہوں۔

آخر میں ہم پھر ٹاؤن ایریا کے ضمنی انتخاب میں الیکشن کی کشمکش پیدا نہ ہونے پر اپنے اہل وطن کو مبارکباد دیتے ہیں کہ اس شدید گرانی کے دنوں میں الیکشن کے کشمکش سے نہ صرف باز رہے بلکہ یہ دوسرا موقع اتحاد کا پیش کیا۔

نسواں مڈل اسکول کی ضرورت:- ڈسٹرکٹ بورڈ نے کئی سال سے قصبہ میں دو نسواں مدرسے جبریہ تعلیم کے جاری کر رکھے ہیں جن میں کافی تعداد میں بچیاں تعلیم پا رہی ہیں اور یہ دونوں مدرسے درجہ چہارم تک ہیں اب دو سال سے یہ ضرورت سختی سے محسوس ہو رہی ہے کہ مدرسوں کو مڈل کے درجہ تک کر دیا جائے خصوصاً مسلم نسواں اسکول میں گذشتہ سال ایسی لڑکیاں آخری امتحانات میں کامیاب ہوئیں جو اپنی تعلیم کو آئندہ جاری رکھنے کے لئے بے چین پائی گئیں۔ جو لڑکیاں صاحب استطاعت تھیں انھوں نے لکھنؤ جا کر اپنی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا لیکن جن بچیوں کے والدین لکھنؤ اپنی لڑکیوں کو نہ بھیج سکے وہ لڑکیاں باوجود شوقین و ذہین ہونے کے بادل ناخواستہ اپنے سلسلہ تعلیم کو بند کر دینے پر مجبور ہوئیں۔

ہم ڈسٹرکٹ بورڈ کو قصبہ کی اس اہم ضرورت کی جانب توجہ دلاتے ہوئے اہل قصبہ کو بھی توجہ دلاتے ہیں کہ وہ عملی طور پر نسواں اسکولوں کو مڈل تک کر دینے کی جد و جہد کریں ساتھ ہی ہم جناب منشی احتشام علی صاحب و منشی احترام علی صاحب سے بھی اپیل کریں گے کہ وہ اپنے اثر و رسوخ سے اہل قصبہ کی اس ضرورت کو پورا ہونے میں امداد فرمائیں۔

ہمکو معلوم ہوا کہ اسوقت موجودہ ڈپٹی انسپکٹر صاحب مدارس بہت ذی ہوش، مستعد، ماہر تعلیمات اور ہمدرد آدمی ہیں یقین ہے کہ ڈپٹی صاحب موصوف بھی ہماری درخواست پر ہمدردانہ غور فرما کر قصبہ کے لوگوں کی امداد فرما کر اہل قصبہ کو ممنون فرمائیں گے۔

عامل رُوحانی

آپ کیا چاہتے ہیں؟ ——— کیا آپ دولت مند بننا چاہتے ہیں؟ کیا آپ بیماری سے صحت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ کیا آپ ملازمت یا کاروبار میں ترقی حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ کیا آپ دشمن کو مغلوب کرنا چاہتے ہیں؟ کیا آپ مقدمہ امتحان یا محبت میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ آپ جو چاہیں گے ہو جائے گا۔ ہم ہمزاد کو آپکے تابع کر دینگے۔ صرف ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ فرمائیے اور ہماری روحانی خدمات سے استفادہ کیجئے۔ مزید معلومات کے لئے ڈاک کے ٹکٹ بھیجکر فوراً خط و کتابت شروع کر دیجئے۔ پتہ۔۔۔۔۔۔

شاید آپ بھی ان کا پتہ معلوم کرنے کے لئے بے چین ہوں۔ مگر پتہ معلوم کرنے سے پہلے آپ حکیم کشتہ کی زبانی ان کی زندگی کے چند اوراق کا مطالعہ کر لیجئے۔

"دروغ برگردن راوی۔ راول گنج کے ہنگامہ کے سلسلے میں شہر کے غنڈوں کیساتھ مولوی فولادی بھی دھر لئے گئے اور عدالت سے بعد مولوی صاحب موصوف بتبدیل آب و ہوا کیواسطے ساڑھے تین سال کیلئے جیل خانے روانہ کر دیئے گئے۔ اس کے بعد سے مجھکو مولوی صاحب کی صورت نظر نہیں آئی۔

کئی سال کے بعد مجھکو اپنے پیشہ کے سلسلے میں تم تم (ڈرہیئے نہ بم کا گولہ نہیں ـــ ایک مقام کا نام ہے) جانے کا اتفاق ہوا۔ لاہوری کا دھان ہوا (لاہوری نمک نہیں ـــ ایک حکیم) ایک مرتبہ میں مجھوتوں والی گلی (ایک محلہ) میں سے گذر رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ ایک مکان کے سامنے تخت کے

اوپر سر سے پیر تک خاکستری رنگ کا لباس پہنے ایک مولوی صاحب تشریف فرما ہیں۔ مکان کے دروازے کے اوپر ایک بہت بڑا سائن بورڈ لگا ہوا تھا۔ مولوی صاحب کے چہرہ پر نظر پڑتے ہی مجھکو سات سال پہلے کا ایک نقشہ یاد آگیا۔ مولوی صاحب کو یہاں اس نئی کیچل میں دیکھکر مجھکو کچھ حیرت نہ ہوئی۔ مولوی صاحب تخت پر کچھ اس انداز سے جلوہ افروز تھے کہ اُن کے ہاتھ پیر اور جسم کے کسی حصہ کی علیحدہ تمیز مشکل تھی۔ مجھے تو پہلی نظر میں کچھ ایسا معلوم ہوا کہ ایک مٹی کے ڈھیر کے اوپر ایک انسانی کھوپڑی رکھی ہوئی ہے۔

مولوی صاحب کے چاروں طرف بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے جن میں کچھ عورتیں بھی نظر آرہی تھیں۔ میں نے اس وقت مولوی صاحب کی بزم اجتماع میں جارسا ہونا مناسب نہ سمجھا اور مکان پہونچکر حکیم لاہوری سے اُن کا ذکر کیا۔ انھوں نے کہا کہ کوئی تین چار سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ جب سے ایک مولانا بستی میں آکر قیام پذیر ہیں۔ شیخ کامل نام ہے اور اپنے آپ کو عامل روحانی مشہور کر رکھا ہے۔ عملیات کی چند پرانی اور بوسیدہ کتابیں کہیں سے ملگئی ہیں جو ہر وقت پاس رہتی ہیں اور یہی ان کی زندگی کا سہارا ہیں۔ قسمت کے مارے لوگ ان کے پاس آتے ہیں اور انھیں کو اپنا مشکل کشا سمجھتے ہیں۔ خدا جانے کیا بات ہے کہ جب سے یہ مولوی آیا ہے بستی بھر میں اور اطراف میں لوٹ مار کا بازار گرم ہو گیا ہے۔ میں نے تحقیق سے سنا ہے کہ یہ اندر ہی اندر پولیس والوں کی بھی مٹھی گرم کرتا رہتا ہے۔ اوّل تو یہاں چھوٹا سا تھانہ پھر گنتی کے دو چار پولیس کانسٹبل۔ دن دھاڑے لوگ لٹ جائیں تو کوئی پرسانِ حال نہیں۔ خدا معلوم اس نے کیا جادو کر رکھا ہے کہ کوئی سنجیدہ سب انسپکٹر پولیس ادھر کا رخ نہیں کرتا۔ اللہ کا مارا کوئی بھولا بھٹکا اگر اس تھانہ پر آپہونچتا ہے تو چوتھے روز بستی چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ بستی بھر کے غنڈے اور شہدے اُسکے عامل اشاروں پر ناچتے ہیں۔ قتل کرا دینا۔ ڈاکہ ڈلوا دینا۔ بلوہ اور ہنگامہ کرا دینا اسکے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ بظاہر ایسا بھیگی بلی بنا رہتا ہے کہ اُس کو اس سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ نادان اور سیدھے سادھے لوگ اس کو بڑا عالم۔ دیندار اور صاحب کشف سمجھتے ہیں۔ پیری مُریدی کرتا ہے اور تعویذ گنڈوں سے اپنا پیٹ پالتا ہے۔ عامل روحانی کے نام سے اخباروں میں اپنا اشتہار جاری کر رکھا ہے۔ بھولے بھالے لوگ آئے دن اس کے جال میں پھنستے رہتے ہیں اور یہ جونک کی طرح اُن کا خون چوستا رہتا ہے۔"

حکیم لاہوری گرم چشمہ کی طرح اُبل رہے تھے۔ میں نے گفتگو کا موضوع بدلکر اُن کو ٹھنڈا کیا اور خود بہت دیر تک مولوی فولادی کے متعلق سوچتا رہا۔ میں خود مولوی فولادی سے ملنا چاہتا تھا مگر حکیم جی کی ہوا کا رُخ دیکھکر میں نے اسوقت ارادہ ملتوی کر دیا۔ مجھے بہت جلد مجیٹ نام واپس جانا تھا۔ میں نے اپنے دل میں ارادہ کر لیا کہ اگلی دفعہ انشاءاللہ فرصت سے آکر مولوی فولادی (یا عالیہ شیخ کامل) سے ضرور ملوں گا۔

ایک سال کے بعد میں پھر جُم جُم پور پہونچ گیا۔ میرے دل میں شیخ کامل سے ملاقات کا شوق موجیں مار رہا تھا۔ چنانچہ میں نے پہلے سیدھا بھوتوں والی گلی کا رُخ کیا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر مولوی صاحب کے گھر کی طرف دیکھنے لگا۔ مگر ——— وہاں اُسوقت نہ تو مجھکو اُن کا سائن بورڈ نظر آیا اور نہ خود اُن کا کہیں نشان ملا۔ میں نے ایک نوجوان آدمی سے دریافت کیا اُس نے ایک معنی خیز مسکراہٹ کیساتھ میرا مذاق اڑانا چاہا۔ میں چُپ چاپ حکیم لاہوری کے گھر چلا آیا۔ وہاں پہونچکر معلوم ہوا کہ شیخ کامل صاحب نے اپنے شغل میں یہانتک مشق بہم پہونچائی کہ خود بھی عالم ارواح میں منتقل ہو گئے۔

بات یہ ہوئی کہ کامل صاحب اور اُن کے شاگرد روز نت نئے گورکھ تیار کرتے رہتے تھے خدا جانے خود سوجھی یا شاگردوں میں سے کسی نے سوجھائی۔ کامل صاحب نے مشہور کیا کہ اس بستی میں شاہ بیابانی ایک بزرگ ہوئے تھے مگر رفتار زمانہ کیوجہ سے لوگ ان کو بھول بیٹھے اور ان کی قبر بھی کافروں کے ظلم وستم کا شکار ہو گئی۔ انھوں نے وقت خاص میں مجھ سے ملاقات کی اور فرمایا کہ عذاب الٰہی لوگوں کے سروں پر منڈلا رہا ہے۔ میں ان کا نام دوبارہ روشن کر دوں تا کہ خلق خدا اُن کے فیوض و برکات سے مستفید ہو سکے اور قہر الٰہی سے بچ جائے۔ انکی مزار کسی زمانہ میں کالے کنوئیں کے قریب واقع تھی۔

حکم ملتے ہی کامل صاحب کے شاگردوں نے یہ خبر پورے علاقہ میں بجلی کی طرح پھیلا دی۔ خدا بھلا کرے جہالت اور نادانی کا کہ فرمان کے شرف صدور لاتے ہی تمام انتظامات مکمل ہو گئے۔ خدا جانے ظالموں نے کسی بندۂ کو مار ڈالا یا کسی کُتے کو مار کر ہڈیاں فراہم کیں۔ دیکھتے دیکھتے کالے کنوئیں کے قریب ایک پختہ قبر تیار ہو گئی! چند عقیدتمندوں نے احاطہ درگاہ شریف کے اندر ہی ایک کمرہ کامل صاحب کیلئے بھی تعمیر کرا دیا۔ شاگردوں نے

کامل صاحب کو آیندہ سے خانقاہ مذکور کے اندر ہی دربار منعقد کرنے کی رائے دی۔ کامل صاحب کے خانقاہ میں منتقل ہو جانے سے درگاہ شریف میں کافی چہل پہل رہنے لگی۔

پھر روز کے بعد کامل صاحب نے دوسرا قدم بھی اٹھایا اور اعلان کردیا کہ آیندہ ماہ کی ساتویں تاریخ شاہ بیابانی کا عرس ہے!۔ اعلان ہوتے ہی کامل صاحب کی پوری مشین نہایت زور و شور سے کام کرنے لگی اور اُن کے مؤکلوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں ایک کثیر رقم فراہم کردی۔ عرس کے انتظامات اعلیٰ پیمانہ پر شروع ہو گئے ——— مگر ——— افسوس! کامل صاحب کی آرزوئیں پوری نہ ہو سکیں! ——— اللہ میاں کی رسّی میں کافی ڈھیل پڑ چکی تھی اور وہ کامل صاحب کے ڈرامے کو اب ختم کردینا چاہتے تھے۔ یکایک بلا کامل صاحب کے علم و اطلاع ڈوری کھینچ لی ———

ایک رات جبکہ خانقاہ میں محفل رقص و سرود گرم تھی۔ شراب کباب کے دور چل رہے تھے۔ اور عامل صاحب مع اپنے مؤکلین کے شاگردوں کی تربیت روحانی و جسمانی میں مشغول تھے کہ گورنمنٹ کے محکمۂ آبکاری کے ایک بہت بڑے خفیہ دستہ نے خانقاہ پر چھاپہ مارا ——— بیس پچیس غنڈے پکڑے گئے۔ بہت سی خفیہ کشید کی ہوئی شراب آبکاری والوں کے ہاتھ آئی۔ اس کے بعد آلات شراب کشیدنی اور بہت سا متعلقہ سامان بھی برآمد ہو گیا۔

مگر ——— مگر ——— عامل صاحب یہاں بھی اپنے فن کا کمال دکھا گئے ——— دیکھتے دیکھتے آبکاری والوں کو ایسا بٹے کا ہاتھ بتایا کہ وہ لوگ بھی بیچارے حیران رہ گئے کہ آخر عامل صاحب جن تھے یا بھوت کہ چشم زدن میں غائب ہو گئے۔ لیکن عامل صاحب کچھ زیادہ عرصہ تک چھپ نہ سکے دوسرے ہی دن اُن کا بھی سُراغ مل گیا ——— جب صبح کو کچھ راہگیر کالے کنوئیں کے قریب سے گذر رہے تھے تو اُس کے اندر سے آوازیں آرہی تھیں "میں اندر ہوں۔ میں اندر ہوں"!

خدا جانے کہ کامل صاحب ڈر اور بدحواسی میں راستہ بھول گئے یا روپوش ہونے کی اچھی جگہ سُوجھی ——— کالے کنوئیں میں جا پہونچے ——— اطلاع ہونے پر کنوئیں میں سے برآمد کئے گئے۔ مگر شاباش ہے شیخ کامل پر! ——— آخر وقت میں بھی آبکاری والوں کے ہاتھ پڑنا گوارا نہ کیا۔ خود تو کنوئیں ہی میں فرد کش ہو گئے صرف ان کا ایک بے جان ڈھانچہ آبکاری والوں کے ہاتھ آیا! ——— کالے کنوئیں کے قریب سے گذرو تو اب بھی آوازیں آتی ہیں "میں اندر ہوں۔ میں اندر ہوں"! پھر روز کے بعد قبر سرکاری طور پر کھود ڈالی گئی اور کمرہ بھی سرکار ضبط کرلیا گیا!" (یہاں پر حکیم کشمشی کا بیان ختم ہوتا ہے)

ہمنے حکیم کشمشی سے بہت پوچھا کہ آخر وہ کونسی کشش تھی جو ان کو عامل صاحب کے پاس کھینچے لے جارہی تھی ——— مگر وہ ہمیشہ کترا گئے۔ مگر ہمکو تحقیق سے معلوم ہے ——— حکیم کشمشی صرف نام کے میٹھے تھے۔ وہ بھی مولوی فولادی سے کچھ کم نہ تھے، "کند ہم جنس با ہم جنس پرواز" ——— کاروباری کے انکے ذہن میں ایک اچھا ذریعہ آیا ——— ہمکو حکیم کشمشی سے دلی ہمدردی ہے کہ ان کی تمنائیں خاک میں ملگئیں۔ ورنہ کیا عجب تھا کہ ہم میں انکے نام کا آج بہت بڑا دواخانہ ہوتا۔ افسوس!

ہاں۔ تو میں بتانا بھول گیا۔ عامل صاحب موصوف کا حالیہ پتہ یہ ہے:۔

"شیخ کامل۔ عامل روحانیات۔ حال مقیم بہ کالا کنواں۔

نزد درگاہ (سابقہ) شاہ بیابانی"

(واسطہ علی عباسی اورنگ آبادی)

فانوس خیال

کے، ایم مشیر احمد علوی ناظر بی اے (علیگ) کاکوروی

(گذشتہ سے پیوستہ)

اکتوبر کا مہینہ ہے۔ موسم نہایت خوشگوار اور دلپذیر ہے۔ رات نہایت درجہ لطیف ہے۔ آسمان پر ستارے چھٹکے ہوئے ہیں۔ ایک خاص کیف اس چاندنی میں محسوس کیا جارہا ہے۔ اسوقت تنہائی ہے اور کوئی مونس و غمگسار نہیں ہے۔ فضا نہایت درجہ بھیانک اور ڈراؤنی معلوم ہوتی ہے۔ شب کے تقریباً ۲ بجے گذر چکے ہیں۔ بلقیس کی یاد رہ رہ کر میرے دل میں چٹکیاں لے رہی ہے۔ کل تک میں اُس کو اپنا سمجھتا تھا۔ اگر وہ شمع تھی تو میں پروانہ۔ لیکن یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ لیکن اُس بلقیس کو کون مجھ سے چھڑا سکتا ہے جو میرے کاشانۂ قلب میں آباد ہے۔ کوئی اُس کو نکال نہیں سکتا میں چلنے کے لئے تیار ہوا۔ مجھے نہیں معلوم میں خود نہیں جانتا۔ لیکن میرے پیر لڑکھڑائے اور سنبھلا۔ میں فرش پر گرا پڑا ہوا تھا۔

اور بلقیس میرے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ میں نے آنکھیں کھولدیں۔ دنیا کی بلقیس میرے پاس بیٹھی ہوئی اشکباری میں مصروف ہے میں نے اُسکے بدن کو چھونا چاہا۔ لیکن حیرت یہ تھی کہ بلقیس نے میرے گلے میں اپنی گوری گوری باہیں ڈالدیں۔ اور میرے منہ سے اپنا منہ ملا کر کہنے لگی۔ کیا تم واقعی تم کو مجھ سے محبت ہے؟ اگر محبت ہے تو میں تم کو مل گئی۔ تمھارے پاس ہوں مجھکو لیکر کیا کروگے!۔

میں نے آنکھیں بند کرلیں اور دور سے موٹر کے ہارن کی آواز آئی اور میں نے اسپتال میں اپنے آپ کو نرسوں میں گھرا ہوا پایا۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ میں سڑک پر پڑا ہوا تھا موٹر سے میرے اعضا کچل گئے تھے۔ اس لئے مسٹر رحمان مشہور ڈاکٹر مجھکو اپنے کار میں یہاں داخل کرگئے ہیں۔

چند دنوں کے بعد میں تندرست ہوگیا تھا اور میرے والد مجھکو اپنے ہمراہ بھوپال لے گئے۔ میں ایک دن شاہجہاں آباد میں اپنے ایک عزیز کے ساتھ ٹہلنے گیا تھا کہ ایک جانب سے میں نے دیکھا کہ بلقیس دوڑتی ہوئی چلی آرہی ہے اور ایک کاغذ کا پرزہ دیکر کہیں چلی گئی۔ میں چلانے لگا میرے عزیز ڈر گئے۔ اور بمشکل مکان لائے آخر میں یہی رائے طے پائی کہ میں مکان چلا جاؤں۔ یہ بھی سنا تھا کہ بنارس میں کوئی ڈاکٹر صاحب ہذیانی اختلاج کا علاج کرتے ہیں چنانچہ اولاد کی محبت سے مجبور ہوکر میرے والد نے یہ طے کرلیا کہ بنارس میں جاکر علاج کروں اور جبتک صحت درست نہ ہوجائے کسی قسم کا دماغی کام میں نہ کرنے پاؤں۔

دنیا کسقدر بیوقوف ہے میں تندرست تھا۔ میرا علاج ہو رہا تھا۔ واقعہ یہ تھا کہ زمانہ سچی اور پاک محبت کی قدر نہیں جانتا۔ رشتۂ الفت کو نہیں پہچانتا۔ آہ اسے کیا خبر کہ دو قلوب کی جدائی کیسی ہوا کرتی ہے۔ بلقیس سے مجھکو محبت کرنے کا کوئی حق نہ تھا۔ وہ وقت ہندوستان سے بہت دور تھا کہ دو محبت کرنے والے اپنے جذبات کو صحیح طریقہ سے ادا کرسکیں۔

سچ ہے ؎

بوئے وفا در باغ عالم آلہی توبہ
اب گر دیکھی نہ ہوگی یاں کاروان بو کی

پریم رس

(۱) رستہ دیکھت رین کٹت ہے — پانی برست ہوک اٹھت ہے
بِرہا پپیہرا پیُو بولت ہے — تم رے ساجن آوت ناہیں
(۲) گوُبتن اب ہوؤ ساجن — سکھیاں چھیڑت دیکھو ساجن
کاہے روٹھیو ہو لو ساجن — بتیاں بہت آوت ناہیں
(۳) لوٹ لیو جب ہم کا ساجن — توڑ دیو پھر اجیرا ساجن
پھیر لیو اس نیناساجن — جیسے ہم کا چینہت ناہیں
(۴) پیت کی ریت بنایو ہم کا — اپنی راہ چلایو ہم کا
اپنی سدھ سے بھلائیو ہم کا — تیری ریت ہم کا بسرت ناہیں
(۵) تن من سائیو دیوتا بن کے — تہکا پوجیوں رادھا بن کے
روٹھیو ہم کا کنہیا بن کے — بنسی بجاوت آوت ناہیں
(۶) مورے تن من مندر کے دیوتا — جگ بیتے کرتے تری پوجا
پوجا کا پھل ہے یو پایا — روٹھ گیو تو مانت ناہیں
(۷) کیس تمہارے گورے مکھ پر — نین رسیلے سندر سندر
دیکھی جس مندر کے بھیتر — ہم سے بھلائے بھولت ناہیں
(۸) سب سنسار کا میں ٹھکرائیوں — چرنن تورے کا سیس نوائیوں
اپنے بھاگ سے تہکا پائیوں — اس پچھی کیو پاوت ناہیں

(اضطراب)

بکھرے ہوئے پھول

جنگ میں رعایا کا خون ہوتا ہے اور فتح حاکم کی ہوتی ہے اسی کا نام دنیا ہے۔ میری نگاہ میں مرد و عورت سب برابر ہیں۔ دنیا کے حشمت و جلال کی تعمیر میں عورت کا بھی اتنا ہی ہاتھ ہے جتنا مرد کا۔

سوداگر ساحل پر بیٹھکر موتیوں کا سودا کرتے ہیں لیکن انہیں سمندر کی تاہ کیا معلوم۔ یہ موتی کو پرکھ سکتے ہیں۔ لیکن سمندر کی گہرائی کی ان کو کہاں خبر۔

انسان سے بڑا کوئی نہیں ہے۔ ہر زمانہ، ہر ملک میں۔ ہر نسل میں جتنے انسان ہوتے ہیں۔ سب ایک ہی رشتہ میں منسلک ہیں۔ (بقیہ صفحہ ۸ کالم ۲ پر)

وطن کی خبریں

نوٹ: جملہ اعزہ، احباب، و جملہ اہل وطن سے جو باہر ہیں خواہ وطن میں گزارش ہے کہ اپنے یہاں کی قابل اندراج خبریں اور اطلاعات دفتر میں روانہ کرکے مشکور کرتے رہیں۔ (اڈیٹر)

موسم:۔ گزشتہ دس بارہ دن سے موسم میں بالکل تغیر ہوگیا ہے۔ دھوپ سخت ہوتی ہے اور رات کو بھی اب ویسی خنکی نہیں ہوتی جیسی دو ہفتہ قبل ہوگئی تھی۔ دالانوں اور برآمدوں میں صرف ایک چادر شب کو اوڑھنا کافی ہوتا ہے۔ دفعتاً گرمی اس طرح بڑھ جانے سے گمان ہوتا ہے کہ بارش ہوگی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فصل خریف کی پیداوار بفضلہ بہت اچھی ہوئی لیکن عام گرانی پر اس کا اثر نہیں معلوم ہوتا۔

آب وہوا:۔ فصلی بخار (ملیریا) کی عام شکایت سُنی جاتی ہے اور بعض لوگوں کو بے احتیاطی کی وجہ سے میعادی بخار کی تکالیف کا بھی حال معلوم ہوا ہے۔ خداوند کریم اپنا فضل وکرم رکھے اور جانیں محفوظ رہیں۔

مسلم لیگ:۔ مجلس عاملہ نے اپنے ایک جلسہ میں طے کیا تھا کہ "جناح فنڈ" میں کاکوری لیگ کی جانب سے بھی کچھ رقم بھیجی جائے جو سو روپیہ سے کم نہ ہو اور جس کو حتی الوسع عام چندہ کے ذریعہ اکٹھا کیا جائے گا معلوم ہوا ہے کہ اکیسو کی رقم خاص چندوں اور مسلم لیگ فنڈ سے پوری کرکے بذریعہ منی آرڈر قائد اعظم کی خدمت میں بھیجدی گئی ہے۔ فہرست معطیان اگر سکریٹری صاحب سے وصول ہوئی تو آئندہ درج کردی جائیگی۔ سنا جاتا ہے کہ دوسری قسط کی روانگی کے وقت عام چندہ کے ذریعہ روپیہ جمع کرنے کی کوشش کیجائیگی۔

معاودت وطن:۔ گذشتہ اشاعت میں حسب ذیل نام اس تحت میں درج ہونے سے رہ گئے تھے:۔

منشی عزیز علی علوی، ریاست بھوپال سے، منشی عبد الحکیم علوی، بنگال سے، مولوی منظم الدین علوی، کلکتہ سے، منشی مبین علی علوی الہ آباد سے عید الفطر کے ایام میں آئے تھے۔ منشی محب الرحمٰن علوی کلکتہ سے اپنے والد کے پاس ریاست جاؤرا گئے تھے وہاں سے واپسی میں دو روز کے لئے کاکوری بھی آئے تھے۔

صحت وسکون:۔ (۱) حکیم حافظ عبد الحکیم صاحب کے متعلق دریافت ہوا ہے کہ میڈیکل کالج سے آگئے ہیں بوجہ ضعف ابھی لکھنؤ میں مقیم ہیں۔ زخم مندمل ہوچکا ہے اور طبیعت چاق ہے۔ کمزوری بھی بتدریج رفع ہورہی ہے۔ ہفتہ میں ایک دن میڈیکل کالج ڈاکٹر معالج کو دکھلانے جاتے ہیں

(۲) معلوم ہوا ہے کہ کانپور میں ڈاکٹر مشتاق احمد کی حلق کی تکلیف رفع ہوگئی اور اب اچھے ہیں۔

(۳) منشی مشکور علی علوی کی تکلیف پیشاب میں سوزش کی بالکل رفع ہوگئی ہے اور ضعف و اضمحلال بھی بتدریج رفع ہورہا ہے۔

(۴) چودھری عزیز الدین (چودھری محلہ) کے متعلق معلوم ہوا کہ سخت علیل ہوگئے تھے۔ بخار بہت تیز آتا رہا اب دریافت ہوا ہے کہ سکون ہو رہا ہے۔ خدا کرے جلد بالکل صحیح و تندرست ہوجائیں۔

علالتیں:۔ (۱) منشی شفیع الدین کرمانی جو عرصہ سے علیل ہیں معلوم ہوا کہ اس طرف سخت علیل ہوگئے اور میڈیکل علاج میں بغرض علاج داخل ہوئے ہیں۔ اُن کو قلبی تکلیف رہتی تھی۔ اللہ تعالیٰ صحت عاجلہ وکاملہ عطا فرماکر بخیریت واپس لائے۔

(۲) حاجی محمد حسن علوی جو تائیفائڈ میں مبتلا ہوکر لکھنؤ آئے تھے اور یہاں ڈاکٹر نے ٹائیفائڈ تجویز کیا تھا۔ طبیب معالج (یونانی) نے ڈاکٹر کی رائے سے اتفاق نہیں کیا اور ملیریا کا علاج کیا۔ یونانی طریقہ علاج سے بخار کی شدت دفع ہوئی۔ ابھی حرارت ہوآتی ہے اور ضعف شدید ہوگیا ہے کہ نشست وبرخاست میں تکلیف ہوتی ہے۔ خداوند کریم ان کو جلد کلی صحت عطا فرمائے۔

(۳) منشی محمد تسنیم علوی کا ہومیوپیتھک طریقہ علاج جاری ہے جب سے اجابت کیساتھ خون آنا بند ہوگیا۔ لیکن پیچش اور استفراغ میں بہت کم تخفیف معلوم ہوتی ہے۔ حرارت بھی رہتی ہے۔ اللہ جل شانہٗ شکایات جلد دفع فرماکر مطمئن فرمائے۔

(۴) شیخ مبین علی عباسی کو ایک ہفتہ سے شدید بخار آرہا ہے۔ دماغ پر بھی اثر ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ باری تعالیٰ رحم فرمائے اور صحت وتندرستی عطا کرے۔

(۵) انصار احمد خلف ڈاکٹر حکیم احمد علوی (محلہ باؤلی) کے متعلق لکھنؤ سے اطلاع ملی ہے کہ ٹائیفائڈ (میعادی بخار) میں مبتلا ہیں۔ خداوند کریم

صحت عاجلہ وکاملہ عطا فرمائے۔

(۶) منشی عزیز علی علوی (محلہ تحیہ تلہ) رخصت ختم کرکے اپنی ملازمت پر ریاست بھوپال جانے والے تھے کہ دفعتاً شدید بخار میں مبتلا ہو گئے۔ ابھی بخار میں تخفیف نہیں ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ جلد تندرست فرمائے۔

(۷) معلوم ہوا کہ لکھنؤ میں اعتماد الحسن خلف منشی عماد الحسن علوی کو تیز بخار آیا اور چیچک کا اثر بھی پایا گیا۔ خدا کرے یہ پھنسیاں معمولی ہوں اور بخار بھی جلد دفع ہو جائے۔

(۸) شیخ محمد ایوب علوی صاحب کو ملیریا بخار ایک دن تیز آیا فوری تدابیر سے شدائد میں کمی ہوئی ابھی اثرات باقی ہیں۔ خداوند کریم موصوف کو جلد صحت کلی عطا فرمائے۔

متفرقات:۔ (۱) موضع گملوارہ میں مضافات کاکوری ایک گدی کے یہاں گذشتہ عشرہ میں ڈاکہ پڑا تھا جس میں ایک شخص کو جس کے یہاں ڈاکہ پڑا تھا ڈاکوؤں نے جان سے مار ڈالا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکو بندوقوں سے مسلح تھے [illegible] زیورات لیکر ڈاکو فرار ہو گئے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

(۲) شیخ محمد [illegible] علوی گذشتہ عشرہ میں بعض ضروریات سے سیتاپور وغیرہ کے لئے یہاں سے روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں ملازم کی غلطی سے وہ بنڈل جس میں قیمتی کپڑے وغیرہ تھے ریل پر رہ گیا باوجود تلاش و جستجو کے ابھی نہیں ملا ہے۔ ضابطہ کی کارروائی فوراً کی گئی تحقیقات ہو رہی ہے۔ ڈھائی تین سو کا نقصان ہوا۔ خدا کرے لاسٹ پراپرٹی میں سامان مل جائے۔

(۳) چودھری محمد اسمٰعیل مرحوم کے انتقال کی وجہ سے جو جگہ ٹاؤن ایریا پنچائت میں خالی ہوئی تھی معلوم ہوا ہے کہ ۲۹ر اکتوبر کو مولوی سلطان الدین علوی نے اپنی نامزدگی کرائی اور وہ بلا مقابلہ منتخب ہو گئے۔

(۴) اطلاع ملی ہے کہ مولوی متین الدین خان علوی جو حیدرآباد ہائیکورٹ میں تھے پہلے ہفتہ اکتوبر سے پنشن یاب ہو گئے ہیں ابھی بلدہ میں قیام ہے اپنے صاحبزادہ امین الدین علوی بی۔ اے۔ کے لئے مستقل ملازمت ملنے کی کوشش کر رہے ہیں خدا کرے اُنکی جدوجہد جلد بار آور ہو تاکہ وہ اپنے مستقل قیام کے لئے کوئی فیصلہ کر سکیں۔

اورنگ آباد کی اطلاعات:۔ (۱) سید ثابت علی عباسی بسلسلہ تعطیلات عید الفطر گلبرگہ سے (جہاں وہ زائد نظامت ضلع کی خدمت پر مامور ہیں) آئے ہیں اور غالباً ابھی قیام رہے گا۔ کیونکہ یہاں نظامت ضلع کی خدمت تفویض ہونے کا امکان ہے۔

(۲) اہلیہ سید صادق علی عباسی عرف اختر علی کو گذشتہ مہینے میں شدید بخار آیا اور اُن کی بچی بھی بہت علیل ہو گئی تھی اب بفضلہ تعالےٰ دونوں اچھے ہیں۔ (رپورٹر)

(بقیہ مضمون صفحہ ۲ کالم ۲) وہ سب انسانیت کے زمرے میں شامل ہیں۔

کسان کے نام پر ناک بھوئیں کیوں چڑھاتے ہو۔ سچ پوچھو تو وہی اس دنیا کا سرتاج ہے۔ پیدائش کے بعد انسان سے نفرت صریح کفر ہے (نذر الاسلام)

ہم لوگ اپنے بچوں کو کبھی یہ معلوم کرنے کا موقع نہیں دیتے کہ دنیا بین الاقوامی انقلاب کی طرف تیزی سے جا رہی ہے۔

ہمارے موجودہ نقطۂ نظر سے مذہب نام ہے اُس تعلیم کی روح کا جو اعلیٰ اخلاق سکھائے۔ مذہب کو یہ بتانا چاہئے کہ ہمکو اپنی زندگی کے ساتھ کیا کرنا چاہئے۔ (ایچ۔ ڈی۔ ویلس)

مچھلی پانی میں خاموش ہوتی ہے جانور زمین پر شور مچاتے ہیں۔ چڑیاں ہوا میں گاتی ہیں۔ لیکن آدمی کی فطرت میں سمندر کی خاموشی زمین کا ہنگامہ اور فضا کی موسیقی مضمر ہے۔ ہم دنیا کا غلط مطالعہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہمکو دھوکا دیتی ہے۔ (ٹیگور)

عورت ایک پھول ہے جس میں خودداری کا ایک چھوٹا سا کانٹا لگا ہوتا ہے۔ (برنارڈ شا)

جس آدمی کی روح میں موسیقی نہیں وہ ایک بڑا شاعر نہیں ہو سکتا (کولرج)

اے مزدور پیشہ انسان تجھ پر رحم آتا ہے کہ ضیائے علم کی ایک کرن بھی تیرے سینہ میں داخل نہ ہوئی۔ (پطرس)

ادب کی پہونچ جہاں ہوتی ہے وہاں سیاستداں کی نہیں۔

ناکامیاب مصنف نقاد بن جاتا ہے۔ (پریم چند)

دنیا نہ ترک کرنے کی چیز ہے نہ ایسی چیز ہے کہ انسان کی لذت یابی کیلئے بنائی گئی ہو۔ (فراق) ایک اچھی کتاب ایک عقلمند کے لئے بیش بہا چیز ہے جس سے وہ اپنی زندگی بنا سکتا ہے (ملٹن) کم ہمت اپنی موت سے پہلے کئی بار مر جاتا ہے بہادر صرف ایکبار مرتا ہے۔ (شیکسپیر) مطالعہ کتب سے

سید توسل حسین نے یونائٹڈ انڈیا برقی پریس لکھنؤ میں چھاپا اور سید محمد شبیر الدین نے مولوی محلہ دلال (؟) کاکوری سے شائع کیا۔